مفقود ہین ہو گا احتمالات کو گنجایش بہت کچھ ہے لیکن قران مین ہے کہ اگر شک ہو اہل
کتاب سے دریافت کرو اور کتاب مذکور مین جبکہ پتہ نہ لگے تو کیسے اونکی کلام کی تصدیق ہو
انصاف و غور سے جواب دیجیے اور تعصب کو خیال سے دور کیجیے جواب اہل اسلام
یہ کلام قدر مشترک نسخ توریتہ کی نسبت بہت متین ہے اور چونکہ قدر مشترک نسخ توریتہ سے
ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تقدیس بقید نام مبارک و ولادت کے تاریخ
و زمانہ بادشاہت و اثبات ختم نبوت و رسالت بوجہ اکمل حاصل ادلہ مطالب اسلامیہ
قرآنیہ بطور تواتر ظاہر پس اسقدر مین جو نسخہ توریتہ کا اونکی قران یا حدیث سندی کے
مطابق ہو وہ بھی قابل یقین مثلاً توریتہ یونانیہ کے حساب سے ہمارے حضور صلی اللہ
علیہ وسلم ساتوین ہزار ہبوط آدم مین پیدا ہوئی اور حدیث مین بھی ہے کہ مین ساتوین
ہزار مین یعنے اوسکے شروع مین پیدا ہوا ہون) اور نامہ عبرانیہ مین آرام و فراغت سبت کی
توریتہ کی تفسیر کرتا ہے کہ ساتوین ہزار مین نجات اعظم سے آرام اہل حق کو ہو گا پس اس
نظر سے سارے نسخ توریتہ یونانیہ الا ماشاء اللہ کے سوا قابل یقین اور ترجمہ یونانیہ کیوقت
مسیح سے تین سو سال قبل کے قریب قریب ہوا یہودی معروف مسیح سے نہ ہوئی تھی اور
اوس زمانہ مین یونان سے تاریخ مین مبالغہ لکھا جاتا رہا تھا پس اوس وجہ سے اوسکے دوسرے
امور مین زیادہ سند بالخصوص جبکہ اوسکے مضمون دوسرے عبریہ و سامریہ کے مطابق ہو جاوین
جیسے باب اول کتاب حزقیل و باب چہارم و پنجم و ششم مکاشفات یوحنا جنکو اب تک یہود و
نصاریٰ سمجھے ہی نہین جو مقدمات خلفاء اربعہ و حضرات حسنین کے بیان مین ہین اونکو
ونکا بیشک متعصب سمجھے ہین اور جو تاریخ متواترہ کے مخالف ہو وہ قابل تردید مثلاً مسیح علیہ السلام
صدور فرمان دارا یوس بن نوتہس ہے جو سنہ ۴۲۳ قبل مسیح مین بادشاہ ہوا اور سنہ دو
بعد اپنے جلوس مین حسب تصحیح فصل نہم دانیال و کتاب عزیر کے فرمان عمارت
بیت المقدس کے لیے کیا تھا چار سو بیس سال بعد پیدا ہوئی جنکی ساتھ ہفتہ

اب ورس ۲۵ فصل نهم دانیال مین بجاے ساٹهه هفتے کے ساٹهه هفتے وسات ودو
هفتے کردیے که صریح عبارت اوسکی اوسکی تحریف پر گواه هے وه محض غلط اور ناحق بیٹهک
تاویلات اور جسکی تصریح همارے قران وحدیث وتاریخ متواتره مین نهین مثلاً مسیح سے
مریم کا حامله هونا بذریعه ملک مسلم فریقین اور انجیل مین بذریعه ملک کے حامله هونیکے بعد
مریم پارسا کا نکاح یوسف سے لکها هے اس مثل کو حسب حدیث صحیح درجه امکان مین کهینگے
غالب وقوع هے بلکه توریة کی تطبیق سے متیقن اگر اس قسم کا مضمون سارے نسخون
مختلفة اللسان مین نکل آدی پس منکر متعصب هے اور چونکه خود فصل ۳۱ یرمیا مین فرمایا گیا هے
که توریة کا عهد بمقابله عهد جدید کے جسکے وسط مین مسیح هونگے جیسے نامه عبرانیون سے ظاهر
وه بیکار یعنے مقدمات احکام مین هوجاویگا پس حاجت تصریح کی قران مجید مین اوسکی
تنسیخ التلاوت کی فرضیت کی نرهی پر نقل دیکهنے کی اجازت حدیث سے ثابت پس ساتهه
تصدیق کے فرضیت تلاوت اوسکی منسوخ خود توریة سے هوگئی گو ما ننسخ من اٰیة او
ننسها مین اوسکے نسخ کیطرف اشاره اور فصل مذکور مین صاف لکها هے که اوس عهد
جدید کو مقدسین خاص کر اولاد افریم بن یوسف جنمین عبد الله بن سلام تهے اپنے سینون مین
رکهین گے یعنے حفظ کرین گے اور اوسکے نوشته کو سینون پر رکهین گے رهے وه قصص
توریة جو سارے نسخون مین ملتے هین مثل قصه داؤد ولوط وه الزاما اون لوگون پر جو قران
پر اعتراض کرتے هین بصورت جواب اهل علم نقل کرتے هین انکار اونسے بذاته نهین کرتے
اور تاویل معترض بصورت پائے جانے تینون نسخون مین بهت ٹهیک ور بنظر تطبیق
که عمده ذریعه رفع نزاع وتحقیق امر کا هے قصه مصلوبیت عدم مصلوبیت مسیح مین اور
ایسے هی دوسرے مقدمات مسیح مین رساله تلخیص التواریخ مسمے بمفرح دلکشا مین بهت
کچهه تطبیق دی گئی هے اور حق همارے نزدیک یه هے که جب تک دونون کتابونکی
مضامین قران کے مطابق هوجاوین اوسکے مخالف تفسیر قران نه کیجاوے کیونکه

جابجا مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وارد اور نسخ مختلفہ عام مین پہلے ہوئی کا ترجمہ مل سکتا ہی
البتہ جو ترجمہ کیا جاتا ہے اوس مترجم کا بالخصوص بعض الفاظ مین اعتبار نہین کر سکتے
کہ بہت سے مقامات پر ہم دیکھتے ہین کہ ترجمے مختلف ہین پر مضمون مشترک کی نسبت ہر اہل
عقل یہی کہیگا کہ وہ قابل یقین **فاندفع الاعتراض سوال دوم نصاری** کیا سبب
ہے کہ قران مین توریت کی جابجا تصدیق ہے اور اوسکی قدر مشترک نسخ کے برخلاف
حدیث وتفسیر قران ہے اور خود قران مین حوالہ توریت سے ایسے قصے ہین کہ توریت
مین اونکا پتہ نہین بخلاف انجیل کے دیکھو سورہ صافات مین اسماعیل کو ذبیح اللہ لکھا ہے
اور توریت مین اسحاق کو اور حدیث مین بنظر اسماعیل اَنَا ابْنُ الذَّبِيحَيْنِ لکھا ہے اور
دوسرے بہت امور مفسرین ائمہ اسلام کے توریت کی تطبیق سے ایسے پریشان نکلتے ہین
جنکا کچھ پتہ نہین بلکہ اوسکے سراسر مخالف اکثر موجود کیا عوج بن عناق کا قصہ اسطرح سے
ہے جیسے مفسرین کا قول ہے توریت مین نو ہاتھ کا طول و چار ہاتھ اوسکا عرض یعنے
کمر اوسکی لکھی ہے اہل اسلام مین وہ افسانہ ہین جنکا ٹھکانہ نہین کہ سمندر سے مچھلی پکڑکر
سورج سے سینک لیتا تھا اور یہ نہین جانتے کہ سورج کی گرمی زمین کے پاس زیادہ ہی
بہ نسبت بالا کے جیسے خود کتب حکمیہ و طبیہ اونکے اس امر پر دال ہین اور خود قرآن مین بعض
قصے ایسے ہین کہ اونکا پتہ کہین نہین لگتا جیسے خضرؑ کا قصہ ہے کہ مجمع البحرین پر موسیٰ علیہ
السلام سے ملے اور مجمع البحرین دریائی روم و فارس کا نام ہے اور موسےؑ جبتک مصر مین رہے
فرعون سے فرصت نہ ملی بعد کو اونکی گذر بیت المقدس تک نہین ہوئی چہ جائیکہ دریائی روم
و فارس پر اور کوہ قاف بحیرہ اسود و بحیرہ خضر کے مابین ہین ہے اور اوسکے شمالی لوگونکو
یاجوج ماجوج کہتے ہین پس غالبًا بحیرہ اخضر کو آبحیات خضر سمجھتے ہونگی جہانکے آدمی بڑے
قوی ہوتے ہین جیسے کہانیون والے کوہ قاف کے رہنے والون یعنے اہل جارجیہ
آذربیجان کو پرستان کہتے ہین کیونکہ وہانکی عورتین بہت خوبصورت ہوتی ہین اور

سورہ کہف کے قصے تو بعید از قیاس عقل ہین جیسے ہم سوال سوم مین نقل کرین گے
جنکا پتہ کہین توریت مین نہین پس نہ خضر کا پتہ نہ آب حیات کا **جواب** اہل اسلام
کے نزدیک دراصل قران وحدیث و تواریخ متواترہ و توریت وانجیل وہ جنکی نسخ اس
درجہ کو پہونچ جاوین کہ احتمال غلطی و تحریف کا نہو قابل اعتبار ہین اور اقوال دوسرے
مفسرین کے اونکی مخالف صحیح نہین جو کتب مقدسہ سے منقول زبانی ہوئی ہین جیسے کسی نے کوئی
کتب مقدسہ سے سمجھا اوسکو بیان کر دیا اوس سے یہ لازم نہین آتا کہ دراصل توریت مین بعینہ
تھا علی ہذا اقوال مفسرین قران وحدیث ہین پس ہمپر جواب ہی قران وحدیث کی لازم
ہے اوسمین ہم دعوی کرتے ہین کہ قدر مشترک مضامین توریت کو مخالف نہین لیکن بعض
مقام پر توریت مین اسقدر اجمال ہے کہ بغیر دریافت اونکی تفسیر کے انجیل سے سمجھنا اوسکا دشوار
ہے جو قیامت کہ بڑے کا مقدمہ کتنا بڑا واقعہ ہے لیکن توریت موسی علیہ السلام بغیر تفسیر انجیل کے ظاہر
نہین ہوتا یہودی اوسکے منکر ہو کر مسیح سے دریافت کرنے لگے کہ اگر قیامت کے
قائل ہو بیان کیجئے وہ عورت جسنے نوبت بنوبت سات خاوند کئے ہونگے وہ کس کی نکاح
مین ہوگی مسیح نے جواب دیا کہ موسی علیہ السلام جسکے تم قائل ہو قیامت کا ذکر کیا ہے جبکہ اوس سے خدا نے
کہا کہ مین تیرے باپ دادی ابراہیم و اسحق و یعقوب کا خدا ہون پس اسمین اشارہ قیامت کا ہوا
کیونکہ خدا نسبت محض نہین ہوتی اور خدا نسبت محض کا نہین بلکہ خدا زندونکا ہے یعنی جنکا
نام اونکا بدل جاتا اور زندگی اونکی روحانی بنظر ظہور جسمانی کے قیامت مین ہے بس دیکھو
بغیر تفسیر کرنے مسیح علیہ السلام کے اس مقدمہ کا حال توریت سے کیسے ظاہر ہو سکتا ہے اور فی الحقیقت
سورہ طہ قران مجید مین جہان بحوالہ توریت ذکر قیامت ہے وہان توریت مین یہی ذکر ملتا ہے
علی ہذا روز سبت کے آرام و فراغت مین بظاہر کوئی پیشین گوئی نہین مگر درس ۴ باب
نامہ عبرانیون مین یان فرماتے ہین کہ اسمین حضرت ختم المرسلین ہزا سبتی کی خبر ہے کہ عیسی
نے آرام نہ دیا لاچار نجات اعظم کی ضرورت پڑی کیونکہ بعض روز حسب تصریح نامہ عبرانیون

وقران کے ہزار سال کا ہونا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم ساتوین ہزار کے شروع
مین حسب توریتہ یونانیہ وحدیث صحیح کے رونق افروز اس جہان کی ہوئی پس جبکہ اسقدر
دریافت ہوا پوشیدہ نرہے کہ قران شریف مین بعض قصص توریتہ مین وہ سراسر مطابق
نہ بعض دوسرے پر تطبیق توریتہ مین مقدمہ مذکورہ یاد رکھنا چاہیے کہ ہرایک کو لیاقت
تطبیق دینے کی نہین اور خضر سے مراد وہی ملیک صدق سالم ہین جنکا ذکر فصل ۱۴
تکوین و مزبور ۱۱۰ و نامہ عبرانیون باب مین ہے جو ولادت ثانیہ مین بلا پدر و مادر بقول
پال پیدا ہوئی ہین اور زمانہ ابراہیم علیہ السلام مین اور ایسے نبی عظیم الشان ہین کہ
مسیح علیہ السلام حسب نامہ مذکور کے اونکے قدم بقدم اور موسی علیہ السلام جبکہ مصر سے نکلی
اوسوقت موسی علا کے برابر دوسرا اعلم والا بظاہر کوئی نتھا بعد دریافت کے بطور تواضع موسے
نے فرمایا کہ میری برابر دوسرا کوئی نہین حق تعالی کو اطلاع دینی منظور ہوئی پس تلاش
خضر مین مجمع البحرین افریقہ مین گئے جیسے ابی بن کعب کا قول ہے نہ مجمع البحرین روم و فارس
مین اور ان سب امور کیطرف درس اول فصل ۱۴ خروج و درس ۲ فصل ۳۳ کتاب
اعداد مین اشارہ ہے کہ موسی بعد اپنے خروج کی مصر سے وہان پہونچے جہان خدا نے موسی سے
کہا کہ بنی اسرائیل سے کہو کہ ٹہرین اور حیرات کے آگے مجدال و دریا کے مابین مقیم ہون
پس بنی اسرائیل کے اقامت مین موسے کا جانا حیرات کو ہوا جو ظلمات کر کے مشہور ہے
اور مفسرین کو جو نسب نامہ خضر کا غلط طور پر پہونچا یا مجمع البحرین دریای روم و فارس
کی سند یہود سے غلط طور پر پہنچی یہ دراصل غلطی یہودیونکی ہے اور درخت حیات توریتہ
مین جو آدم کی نسبت مذکور ہے ظاہر ہے کہ کوئی درخت جو زمین سے اگے عبارت نہین
بلکہ حسب تصریح قران شریف کی عبارت حضور علیہ السلام صاحب ہدایت و کلام سے ہے
وہی چشمہ آبحیات خضر عبارت نبوت و ولایت سے اونکی ہے وحسب حدیث حفت الجنۃ
بالمکارہ کی ہدایت شرع تکلیفات چند کا نام ہے پس آبحیات ہدایت ظلمات تکلیفات مین

ہوئی اور خضر نے ہدایت آبحیات نبوت سے ذوالقرنین کو کی پر اوسنے بنظر تکلیفات
حکمت کو پسند کیا کیونکہ النبی خیر خواہ دشمنان مثل مشہور ہے اور اہل اسلام پر جوابدہی
قران وحدیث وتطبیق توریتہ وانجیل بشرط صحت لازم ہے نہ جوابدہی اون چیزون کی
جو یہودیون کی زبان سے سنکر یا اون اہل اسلام یہود سے جو انہون نے اپنی سمجھ کے
موافق توریتہ سے فرمایا اور وہ توریتہ سے موافق نہین پس قران اہل اسلام پر کسیطرح کا
حرف عائد نہین ہوسکتا نہ حدیث پر والحمد للہ علی ذلک پس اس نظر سے گویا چشمہ خضر
آبحیات سمجھا گیا کہ اوسکے قریب کے آدمی توی ہوتے ہین اور خضر کا پتہ اور اونکی زندگی کا
حال صاف واضح ہوگیا اور سورہ کہف کے قصون پر جو اعتراض کرینگے اونکا جواب
واجبی دیا جائیگا اور عوج بن عناق فی الحقیقت ویسے ہی صحیح ہے جیسے سائل نے
بیان کیا ہے خود قران وحدیث مین اوسکے طول طویل ہونیکی نسبت وہ امور جو سائل نے
لکھی ہین جو توریتہ کے خلاف ہون موجود نہین بلکہ حسب حصر آیتہ وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمُ الْبَاقِيْنَ
کے فی الحقیقت اولاد نوح کے سوا کوئی باقی نہین رہا پس عوج نسل کنعان بن حام سے
اوسقدر طویل تہا جسقدر کہ توریتہ موسیٰ مین لکھا ہے البتہ کتاب عاموس مین اوسکی
قوم مثل درخت سرو وصنوبر کے تشبیہاً لکھی ہے اور اوس وقت کے آدمی سرو وصنوبر ہی
طویل تہے اور توریتہ مین نو ہاتہہ کا طول اور چار ہاتہہ کا عرض عوج کا لکھا ہے بعض مفسرین نے
یہود کے کہنے سے طومار لکھدیئے پس اعتراض فی الحقیقت یہود پر ہے نہ ناقلین پر البتہ
اونپر اسقدر صحیح کہ خلاف عقل کے کیون لکھا اور جبکہ نوح کی اولاد و اخبار کا پہیلاؤ روئے
زمین پر کتاب موسےٰ سے دریافت ہے کہ توبل سے تبت و تارہ سے تاتار و تمسک سے
تسبین آباد ہوئی ہین اور اہل ہند بہی طوفان کا ذکر اپنی تاریخون مین لکہتے ہین اور
نوح کی عمر دراز قبل طوفان یہی تہی کہ اوسقدر عرصہ مین جہان جہان دو ہزار سال کے
قریب مین اولاد آدم منتشر تہی پس اہل عقل یہ تسلیم کر سکتے تہے پس نہ کان دہرا جاوے اون واہی خیالونکی طرف

جو تبئین الکلام مین خلاف صریح قران کے حصر کی ہے اور بے شبہ ذبیح حدیث صحیح کی رو سے
اسحق ہین جیسے نسبت یوسف علیہ السلام کے حدیث مین وارد ہے کہ یوسف صدیق اللہ
بن یعقوب اسرائیل اللہ بن اسحق ذبیح اللہ بن ابراہیم خلیل اللہ ہے اور برادر جد کو بھی
جد کہتے ہین جیسے آیۃ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَائِكَ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ
وَاِسْحَاقَ وَيَعْقُوْبَ سے ظاہر ہے پس اَنَا ابْنُ الذَّبِيْحَيْنِ اس نظر سے ہے یا بنظر اسکے کہ
حضرت عبد اللہ کے لیئے سو اونٹ ذبح ہوئی تھی علےٰ ہذا آپکے جد الیاس کے لئے
ہزار اونٹ ذبح ہوئی تھے اور سورہ صافات مین اول ذکر ولادت اسحق ہے اور پھر
ذبح کا اور پھر بطور خلاصہ کے ذکر اوسکی نبوت کا ہے بعض علما کو اشتباہ اوسکی تطبیق مین
ہوا کہ دو مرتبہ ذکر کیون ہوا حالانکہ دونون مین فرق ہے اور جیسے یعقوب کا وعدہ بذریعہ
اسحق ویسے حضرت ما دام حضور علیہ السلام کا وعدہ بذریعہ اسماعیل حضرت ابراہیم علیہ السلام
کو ہو چکا تھا پس بعض علما کا یہ قول کہ چونکہ اسحاق کے بعد یعقوب کا وعدہ تھا اسحق کیسے
ذبیح ہو سکتے ہین محض نادرست البتہ اسقدر ضرور ہے کہ وعدی دونو کے نسبت صریح
بذریعہ فرشتہ کے ہوئی تھے اور خواب کو محبت خدا مین تکلف سے سچا کرنا چاہا اسی سے
قران مین صَدَّقْتَ بصیغہ مزید فرمایا کہ دراصل تعبیر اوسکی کبش کے ذبح سے تھی پھر
زیادہ تر الّا مثل عبد اللہ بن عباس و عبد اللہ بن مسعود و فاروق و مرتضیٰ و امام جعفر
الصادق و شیخ محی الدین عربی و مولانا عبد العلی بحر العلوم اور انکی مثل ذبح اسحق کے قائل
ہین پر بعض یہود بعد ایمان لانیکے کہنے لگے کہ توریت مین اسماعیل کو ذبیح لکھا ہے اسوجہ سے
زیادہ شبہ نسبت اسماعیل علیہ السلام کے بعض علماء اہل اسلام کو ہو گیا **سوال**
سوم تمہاری سورہ کہف کے قصون مین سے یاجوج ماجوج و حدیث کے
قصون مین جابلقا و جابلسا کے قصے حسب تفسیر حدیث و مفسرین کے ہنود کی مہابہارت
کی گپون کو مات کرتے ہین مثلاً کتاب مذکور مین ایک کشب نبی کے دو عورتون کا

حال لکھا ہے کہ ایک سی گز پیدا ہوا جو ہاتی و شیر کو لقمہ کر جاتا اور پہاڑونکو توڑ ڈالتا اور سمندر
پی جاتا اور اپنی ماکی خلاصی کیلیئے ممالک ند سی آبحیات لایا۔ اور دوسری عورت کی ایکہزار برس
پیدا ہوئی اور میرو پہاڑ کی بیچ کی گولائی ڈیڑ لاکہہ میل کے قریب ہے دریا و پر جا کر آغاز پیدا
ہوا کہ اوسکے دائرہ کا قطر تین لاکہہ میل کے قریب ہے بہلا اس زمین جسکا ٹہرا دائرہ چوبیس ہزار
میل کا ہے کہاں ٹہکانہ کیونکہ ظاہر ہے کہ خط استوا کی ممالک مین ایک ہزار میل کے طول
مین دن رات مین ایک گہنٹے کا فرق پڑتا ہے اہل علم اسکو خوب جانتے ہین اسیوجہ سے
اس عرصہ کی اہل علم ہنود تسلیم مہابہارت کو نہین کرتے اہل اسلام کی معالم التنزیل تفسیر
مین اثار احادیث سی منقول ہے کہ نہین مرتا ایک یاجوج ماجوج کا جبتک کہ ہزار مقابل کو
اپنی پشت سی نہ دیکھ لی اور بعض ستر ستر گز کی اور بعض بالشتیہ اور بعض ایسے دراز گوش
کہ ایک کو فرش کرین دوسر کو لحاف اور انکی روک کے لیئے بقول بعض سکندر اکبر نے
جو قبل از ابراہیم نقل کرتے ہین سد بنائی و بقول بعض اہل اسلام صعب حمیری بادشاہ
عرب نے اور بقول شاہنامہ فردوسی و تفسیر کبیر فخر رازی وغیرہ کے سکندر یونانی نی سد بنائی
و بقول تفسیر بیضاوی و نیشاپوری وہ سد مابین آرمینہ و آذربیجان مین بنائی ہے و بقول
بعض شمال کوہ قاف بین مقام دربند و یا مابین دیلم و جیل یعنے گال مین بنائی ہے اور بقول
بعض دیوار چین ہے و بقول مسالک الممالک جیسے خاتمہ روضۃ الصفا مین کتاب مذکور سے
مسطور ہے کوہ یورال مین مابین یورپ ایشیای روس مین جو شہر اسطرقان سے دو مہینے کی
راہ سے زیادہ فاصلہ پر ہے اور شہر سمرا راہ مین اوسکی ہے اور یہی طبری سی حالات خلیفہ
ثانی مین ظاہر ہے اور یہی تفسیر عباسی سی واضح ہے کہ ذوالقرنین تو بل و تمسک تارہ سے
جو شرق کوہ یورال ممالک سیبیریا ایشیای روس مین ہے لوٹا اور سنے سد بنائی اور معالم التنزیل
مین سدی یا قتادہ سے منقول ہے کہ ترکون کو ترک اسوجہ سے کہتے ہین کہ بائیس قبائل
یاجوج ماجوج سے ترک کرکے سد بنائی گئی اور سد سے یہی کوہ یورال ظاہر ہے اور کل ان تصریحات سے

ظاہر ہی کہ یاجوج مملکت ماجوج کا رہنے والا دہ والی روس ہے اور بعض سد کو بلغار
یعنے بلگیر پاس کے شمال مین لکھتے ہین اوس سے بہی واضح کہ یاجوج وہ رشیا والا ہی اور بعض کوہ
البرز کی گہاٹی مین اس سے بہی واضح کہ مراد یاجوج سے والی رشیا ہے اور طبری مین لکھا ہے
کہ خرنوب کی پہلے اونکو بہت پسند ہی وہ بہی روسیونکو درحقیقت بہت پسند اور بی شبہ
فصل ۳۸ و ۳۹ حزقیل کو مطابق کہ یاجوج وہ والی توبل وتمسک ورشیا یعنے رشیا
قدیم ہے گو اس عرصہ مین اوس کی تمام ممالک کو رشیا کہنے لگی ہین اور حسب فصل ۳۸ مذکور
کے اوسکا ساتہی اس عرصہ مین اولاد توگرماہ یعنے آرمینہ اور اوسکی اولاد جرمن و فرانس
و اولاد فارس بن گومر یعنے فارس بن کیومرث بن یافث اور اولاد کوش سبا کی اولاد یہ
جس سبب سے فصل سوم تکوین مین جیحون کے حوالہ مین لکہی ہی وہ مشاہد وستگاہ وہی جیحون آ
بواقع ممالک مازندران اسی مقام سی تا بخارا وخیوا روس کا تسلط و اولاد بقیہ گومر کہ
سکزستان یعنے اولاد اسکنز بن گومر سی مرو ہرات وغیرہ متوقع اور قصد اوسکا مطابق
فصول مذکورہ کے دون یعنے ہند وسبا یعنے سند وتارسیس یعنے ممالک نیپان
تا جزائر جاوہ وجاپان وممالک دیہات یعنے عرب وغیرہ کا گو کبہی ہند وسند ومکہ پر اوسکا
یہ قصد پورا ہو لیکن قصد اوسکا مطابق فصول مذکورہ کے ظاہر پر اونمین وہ صفات
مفقود جو کتب اسلامیہ مین ہین کہ بعض ستر گز کے طویل ہوتے ہون یا بعض بالشتیہ
یا عرض بعض کا مساوی اونکی طول کے یا سمندرونکو پی جاتے ہون یا پہاڑونکو
توڑ ڈالتے ہون یا نہ مرتا ہو ایک اونکا جبتک اپنی پشت سے ہزار نرکو نہ دیکہہ لی اور آدمیون
وہاتی وشیر کو لقمہ کر جاتے ہون یا اونکے پاس آبحیات ہو جو معالم التنزیل ومدارک مین
یہ امور احادیث صحاح و آثار معتبرہ سے نقل کئے ہین اور نہ وہ سد دیوار کو چاٹتی ہون
اور کاغذ برابر رہجاتی ہو اور صبح کو بدستور ہو جاتی ہو کیونکہ سد کی مقام دریافت ہین اور دوسری
طرفہ یہ ہے کہ حدیث بخاری ومسلم وابن ماجہ کی روسے جو باب خوف مشکوۃ مین متفق علیہ ہے

مروی ہی سد مذکور خود زمانہ اونکی پیغمبر صاحب مین ٹوٹ گئی پہر کاغذ برابر رہنا کہان ہوسکتا ہی
اور ایک حدیث معالم سے ظاہر کہ چار چار لاکہہ مقاتل یاجوج ماجوج ہین پہر دوسری حدیث
سے دس حصہ اولاد آدم سے آٹہہ حصہ یاجوج ماجوج وایک حصہ مسلمان وبقیہ ایک حصہ
کافر پہر تیسری حدیث سے ایکہزار اولاد آدم مین سے دو کم ہزار یاجوج ماجوج وایک مسلمان
وایک کافر بہلا اس اختلاف کا کیا ٹہکانہ اور جس جس مقام پر اہل اسلام نے پتہ بتایا وہان
ہمنے دیکہا پر مشاہدہ کے خلاف پایا بلکہ روی زمین ہمنے غور سے سوائی اون مقاموں کے بہی
جہان مسلمانون نے وجود اونکا بیان کیا تہا دیکہی سوائی سو دو سو کوس بر و بحر و ہزار
میل کے صحرای افریقہ کے اور یہان پانسو میل زیر قطب جنوب و شمال کے کو گذر ہمارا نہین
ہوا پر اونکو بہی چارون طرف سے پیمائش کرلیا ہے پر اس قسم کی آدمی ہمکو نہ ملی اور یونانیونکی
تعلیم کے موافق اہل سلام کو اس ربع کی نوی درجہ مین سے ساٹہہ درجہ کے قریب مین
سات اقلیمین دریافت تہین اب ہمنی نوی درجہ مین سے تیراسی درجہ تک آبادی ثابت
کی ہی کہ بجای سات اقلیمون کی دس اقلیمین ہوئین اور تین ربع باقیہ مین گو آبادی کم ہی
پر بنظر جزائر اونمین بہی دس دس اقلیمین ظاہر ہوئی ہین مگر اونمین بہی کہین اس قسم کی آدمی
ہمکو دکہلائی ندی اور بہ نسبت اول و دوم وسوم وچہارم کے اقلیم پنجم و ششم و ہفتم
مین وسعت کم ہے اور اس کثرت کے آدمیونکا وجود اونمین مفسرین بیان کرتے ہین پس
ساتہہ تصریح جغرافیہ اسلامیہ کے وہ کہان گم ہوگئے اگر ایک دو آدمی مثل دجال کے ہوتا تو
ہوسکتے کہ دریافت نہوا پر باوجود تصریح جغرافیہ اسلامیہ و یورپ کے اس کثرت کے آدمی
کہان جاتے رہے اور ذو القرنین توریت کے مجموعہ کی روسے حسب فصل ۸ دانیال و
۱۲ یشعیا کے وہ کورش یعنے سیرس کیقباد یا کیخسرو متعین ہی جسنے حسب تصریح کتاب
انسی کلوپیڈیا برطینہ کی سیتہیا یعنے صیاقلہ شمال کوہ قاف مین ایسے جنگ کی ہے
کہ ہیرو ڈوٹس و جسٹن و بلرس و سکیس مورخین مرنا بہی اوسکا دہین لکہتے ہین

گو بقول زینوفن کی اوسکا مقبرہ فارس مین سکندر کو دکہایا گیا ہے کیونکہ ہوسکتا ہی کہ نعش
اوسکی فارس مین لائی ہون اوس نے بارہ دربند ممالک آرمینہ و آذربیجان مین بنائے
ہون جو بارہ ہزار کرکے حدیث مین ہین اور اوسی نے کوہ یورال مین سد بنائی ہو
اور اوسنے بلغار کے پری ڈینوب کے کنارہ قلعجات عظیم بنائی ہون اور اسینے ترکستان
کے شمال مین قلعہ بنائی ہون جیسے وہب منبہ کا قول معالم مین لکہا ہے کہ ذوالقرنین
ابن عجوز ارض روم کا تہا اول وہ ممالک مغرب مین ممالک کا سک پر گیا اور کاسک
قوم مشہور ہی جو عثمان پاشا کے مقابل شمال پلونہ مین پہلی جنگون مین تہی اور وہانسے ویل
یعنے ہویلہ بن کوش یعنے سودان مین گیا اور ہویلہ سے تاسک گیا جو چین و سیبیریا روس آگے ہے
اور وہانسے شمال سیبریا توبل مین گیا پہر ترکونکی مقطع و جانب شرق یاجوج ماجوج مین گذرا
جو دو پہاڑ و نسے آتے تہے وہ مقام خاص کوہ یورال ہی ہے اور وہب نے حد شرقی
مسک و حد غربی کسک اور حد غربی ہاویلہ جو سودان مین ہے اور شمال توبل لکہی ہے
پس ہر ایک نے جہان جہان اوسنے قلعہ بنائے وہان سد لکہی جہان مطابق فصل ۳۸
و ۳۹ حزقیل کے اہل رشیا کی سلطنت ہے اور ماجوج اہل سیتہیا ہے اور انگریز سیتہیلے
آئی ہین نظر بران بعض اہل اسلام یاجوج کو والی روس و ماجوج کو انگریز خیال کرتے ہین
پر اونسے دریافت کیا جاتا ہے کہ وہ مفسدین نہین جنکو قران مین مفسدون کہا ہے
نہ اون مین وہ صفات جو احادیث مین مفصل اور اگر حدیث کا انکار مثل صاحب کتاب ظفر مبین
کرین حالانکہ آبحیات کی نسبت حدیث مرفوع مدارک مین اور دوسری مقدمات مین بعض
مرفوع و بعض آثار صحیح معالم مین موجود لیس اختیار مذہب نیچری ہوتا ہے جس سی اہل اسلام
متنفر پہر یاجوج ماجوج کافر ہین اور یہ دونون قومین نصاری ہی جنکی عدالت شہرۂ آفاق اور انکی
شرکین کیسے آرام کی اونکی ریل کیسے مفید خلائق اونکی تار برقی وغیرہ کیسی صنعت کی دلیل
اونکی مدارس مین کیسی عمدہ تعلیم کہ اونکے طالب علم کو جو تاریخ و جغرافیہ معلوم ہی وہ ایسی

بڑی عالم مسلمان کو نہین اونکی شفاخانہ کیسے جاری اونکی ہان خون کا کیسا تجسس غرض
جو مخلوق کو کارآمد او ہمین اونکی سعیین کیسی مشہور ہیہ خروج یاجوج ماجوج کا بعد مہدی
وبار دگر مسیح کی آمد و دجال کی بعد لکھا ہے وہ مفقود گو مہدی کی کہانیین بقول
سید احمد خان صاحب انصاف کی بطور افسانون کے اونکی ہان ہر ایک زمانہ مین مشہور اور کعب احبار گیسے
خود توریتہ مین مہدی کا ذکر اور مہدی کے خروج کے نشانات سے رمضان مین خسوف
وکسوف لکھا ہے وہ سو دو سو سال تک حساب سے مفقود اور حدیث صحیح مین قیامت
بعد ہزار سال اہل اسلام کے لکھی ہے اور ہزار سال کے مقام پر سنہ تیرہ سو کے قریب گئی
او سکے نشان تک ندارد چہ جائیکہ قیامت آتی دیکھو رسالۃ الکشف عن مجاوزۃ ہذہ الامۃ
عن الالف جو سیوطی کا رسالہ ہے پس جن صاحب اہل اسلام کو علمیت کا دعوی ہو اور
واقف اپنے جغرافیہ و تاریخ و تفسیر سے ہون وہ ہوش مین آکر جواب لکھین ورنا واقفین سے
ہم جواب طلب نہین کرتے اونکو پہلی سے ہمارا اسلام ہے کیونکہ اکثر اہل اسلام اس عرصہ
کے اپنی ساختہ و پرداختہ کتب کو دیکھکر مست ہو جاتے ہین وہ ڈلین مارتے ہین
کہ انگریز مقدمہ جغرافیہ مین جھوٹ بولتے ہین مگر جغرافیہ دان علما اونکی مثل شاگرد
مولوی فضل حق و مفتی صدر الدین وغیرہ اور جو ہماری تحقیق سے واقف ہوگا ہرگز
واہی تباہی نہ بکیگا لیس اس قسم کے اہل اسلام ہماری سوال کو اپنے اثبات حقیت پر
نقض اجمالی سمجھین اور جواب بادلیل جس سے ہمارا نقض اٹھے عنایت کرین ورنہ اپنے مذہب کے
دروغ دریافت کرکے پھر جائین کیونکہ غور کرنیکو اونکی غلط مذہبی کے لیئے یہ مسلمان کو
کفایت ہے اور دیکھو سورج کبھی زمین سے ملتا نہین اور قران مین ہے کہ سورج کو
ذوالقرنین نے چشمہ کیچڑ مین غروب ہوتے دیکھا الغرض سورت کہف کے قصہ عجب افسانہ
سے ہین اور اگر اوایل کتاب طبری کی تاریخ کی حدیث ابن عباس کو دیکھین اور زمین
جابلقا و جابلسا کا پتہ بتادین اونکی ہم تابعدار نبین جسمین بارہ ہزار دروازہ ہین

جو ہر دربند شہر ہے جسکے ہر شہر مین بارہ بارہ ہزار دروازی ہین اور ہر ہر دروازہ ایک
ایک فرسنگ کا اور ہر دروازہ مین بارہ بارہ ہزار دربان جس جابلقا کی پری بیت المقدس
کیطرفسے یاجوج ماجوج ومنسک وتوبل دتیرس ہین یعنے مسک وتوبل وتارہ تین شہر جنکی
نام کے ہین البتہ بلقا کی مملکت مین بارہ دربند ہین جنمین ہر ایک کا احاطہ تقریباً ایک ایک
فرسنگ کا ہوگا نہ بارہ ہزار دربند جنمین ایک ایک فرسنگ کا درہے جسکی اس بارہ ہزار دس
والی منطقہ زمین مین چھتیس ہزار میل کے دربند ہوئی اور ممکن ہے کہ ممالک قسطنطنیہ
کو جنمین اہل اسلام بکثرت ہین اور اوسکے ممالک مین ہنوز جابلیاق شہر ہے جابلقا کہا ہو
جنمین ہزارون شہر ہین اور جابلسا سے مراد بلنیا جو ممالک طرابلس یعنے ممالک اسپین
مین ہے وہ بھی ملک خوب آباد ہے اور اہل اسلام بکثرت وہان بھی ہین لیکن اس
زمین چوبیس ہزار میل مین ہر ایک چھتیس چھتیس ہزار میل کے بھلا کیسے ہوی اور ممالکو
پیغمبر صاحب بیت المقدس سے ممالک یاجوج ماجوج پر حسب حدیث تاریخ طبری کی
کیسے گئی اور پھر وہانسے ممالک جابلقا مین کیسے آئے جسکے ساکنین کی آواز کے مقابلہ
مین سورج کی حرکت کی آواز نہ معلوم ہوتی تھی اور وہانسے جابلسا مین اور وہانسے
تمسک وتارس وتوبل مین کیسے گئی اور کس شخص سے اون لوگونمین سے کہا کہ تم
ایمان لاؤ اور وہ ایمان نہ لائی اور اسوجہ سے وہ یاجوج ماجوج مین شمار کئی گئی اسپر کوئی
مقابل گواہی دیسکتا ہے بینوا توجروا والا انحرفوا عن دین الاسلام - **جواب** وباللہ التوفیق
واضح ہو کہ سائل نے اس سوال کو اہل اسلام کی غلطی کا بڑا وسیلہ سمجھا ہے پر درحقیقت
اپنی غلطی کے ساتھ جو تشبیہات ومحاورات عالم مثال کی نہین سمجھا اہل اسلام پر
بڑا احسان کیا ہے جو جغرافیہ و ذوالقرنین و یاجوج والی روس وماجوج اکثر اہل یورپ
کے حالات سے خوب طلاع دینے کا باعث ہوا ہے جس سے اہل اسلام اس زمانہ
کے واقفیت کم رکھتے ہین اور دین نصاریٰ ونہلسٹی اہل یورپ وغیرہ کی ناحقیت

کہلم کہلا ظاہر کرنیکا موجب ہوا ہے جس سے یاجوج کی اصل والی روس و ماجوج کی خوب واضح ہوجاویگی جہانیونپر اور اونکی شمول مین اہل چاین وتبت وتاتار کی مذہب کی ناحقیت کہل جاویگی جہان اسلام کی بادشاہت جزوی نہین ہوئی اور شبہہ کا کشف تفصیل سے کیا جاویگا جو تشبیہات و عالم مثال کے محاورات کی عدم فہمی سی احادیث بروارد کیا ہے جیسے فصل پنجم مفرح دلکشا تلخیص التواریخ مین ہمنے مفصل کیا ہے اطمینان رکہا جاوی اور استعارہ و عالم مثال کے امور و تشبیہات مجموعہ توریت و انجیل مین بکثرت ہین اور قران شریف مین ہے کہ فرما دی ای محمد علیہ السلام کہ مین نیا بدعت والا رسول نہین پس کتب سابقہ کی مانند اگر حدیث مین بہی اون کتابونکی سے امور ہون قابل تصدیق وتاویل - پس اولا کچہہ تاریخ اولاد و احفاد نوح دریافت کرنے چاہیی پس واضح ہو کہ نوح علیہ السلام کے سام حام یافث ہوئی اور یافث کے سات بیٹی ہوی ایک گومر گیومرث اوسکے تین بیٹے ہوئی ایک سکنز جد سکزستانیان اور یہ رسم کتب سابقہ مین اکثر ہے کہ بڑی بیٹے کی اولاد وہ اوسکے باپ سے شہرت پاتی ہے اور باقی کی اونکی نام سے اور سکزستان مین مرو وہرات ہے دوسری فارس جو شمال ایران مین پہلے بستا تہا اور زمان حزقیل مین ایران کا بہی وہی شاہ تہا جو فارس کا تیسرے تجرمہ جس سے آرمینیہ بسا اوس سے جرمن و فرانس نکلی - دوسرا یافث کے ماجوج ہوا ماجوج کی لفظ کی اصل مہاجوج لکہتے ہین یعنے بڑا پہاڑ ! یہ وہ پہلی ممالک خلج وتاتار و ماجوج مین بسا جہان حسب فصل پنجم تاریخ ایام اول و فصل ۱۵ و ۱۶ سلاطین اول مندرجہ مجموعہ توریۃ کے نہر جوران ہے اور فصل ۳۸ حزقیل سے واضح ہے کہ وہ متصل ممالک وتوبل ورشیا کے تہے اور نہر یورال متصل اونکے ہے پس واضح ہوا کہ نہر جوران وہی نہر یورال ہے جو جیم و یا و نون و لام کے تبدیل سے جو قریب المخرج ہین متبدل ہو گیا ہے پس وہ پہلے مقام مذکور مین بستے تہے پہر شمال جرمن گئے اور وہانسے ہندی

فرانس گذرتے ہوئی تا بانگلند و پرتگال پہونچی جیسے فصل بستم مکاشفات سی واضح ہوگا
تیسرا یافث کی مادی ہوا اور اوسکے اولاد ممالک ارض روم وغیرہ مین حصہ جنوبی و
شرقی بحر خضر پر بسے جنسے ذو القرنین یعنے سیرس کورش مقدس ہوا یعنے کیقباد کمبیسیز کا
باپ یعنے کیکاؤس کا جو والی میدیہ و فارس کا ہو کر فصل ۸ دانیال و ۴۵ شعیا مین
ذو القرنین کہلایا اور بقول وہب بن منبہ کے جو پہلی یہودی تہی پہر مسلمان ہو گئے
ذو القرنین کی حد غربی پر بکسات تہے یعنے کا سک و جنوبی پر ہاویل بن کوش بن حام
یعنے سودان و شرقی پر تسین چین اولاد تسک و شمالی پر توبل جنکا بیان آتا ہے
اور مادیکی اولاد بہت کچھہ روس مین بسی جس سے وسا نیر فارسیون مین تمود کہلائی
اور اونکی شوکت بعد ہزار سال اسلام کے اوٹھی لکہی چوتہا یافث کے یونان ہوا اوسکے
ایک الیساہ ہوا جسکے اکثر اولاد جزائر با امن ممالک امریکہ مین بسی جس سے ابتک شہر ایگا
کی دار السلطنت پیرو مین نشان ہین اور بعض یونان مین دوسرا تارسیس ہوا اور بالفعل
ینان کی نام سے جنوب چین مین مشہور ہے جسکے ہان جواہر کی کانین اور بہادر ازسمندر
کے کنارہ آبادی ہے اوسی سے جاوہ و جاپان کہ یوان سے تبدیل پاکر ہو گئی
ہین اسیوجہ سی وہانکی باجیونکی حسب فصل ۶۰ شعیا کی کثرت مشاہد۔ تیسری ڈوڈونیم جلکت
یونان یورپ مین بسا جسکے نام سی اتک شہر ڈوڈونہی چوتھی کتیم ہوا جو جزائر حوالی یونان
وغیرہ مین پہیلا چنانچہ جزیرہ قبرس اُس سی ہی۔ پانچوان یافث کے تاکرہ ہوا اُس سی تاتا بسا
چھٹا یافث کے تمسک ہوا اُس سے تبن چین والی ہوی۔ ساتوان یافث کے توبل ہوا
جد اہل تبت اور تارہ توبل تمسک تین شہر ہنوز سیبیریا یعنی روس ایشیائی مین منتہا کی
شمال پر واقع ہین۔ اور حام بن نوح کی ایک کنعان ہوا جسکے ممالک مین بیت مقدس
وغیرہ ہے۔ دوسری مصر ہوا جنسے ستران ہند اکثر ہوی اور ہند کے لودہی و فلسطین
اوس مصر سے ہوئی تیسری حام کے قبط ہوا اوس سی اہل کابل قدیمی و بربر وغیرہ

اہل افریقہ اکثر وجود مین آئے - چوتھی کوش ہوا اوسکا بڑا بیٹا سبا تھا اوسکی اولاد اولاد
کوش کرکے مشہور جو حسب فصل ۲ تکوین کی جیحون کی حوالی مین ہے وحسب مزبور ۶۸ کی حبش مین
بسے جسکے سبب سے اوسکی اولاد نے ایمان مین سبقت کی - دوسری ستباہ ہو تیسری سبتگاہ
اعنی ہفتجان - چوتھی رعماہ ہوا اوسکے سبا سند و ددون ہند ہوی - پانچوین نمرود جسکی
اولاد مین سی کسی نمرود نے حضرت ابراہیم کو آگ مین ڈالنے کا حزن کو حکم دیا - اور
سام بن نوح سکے ایک یلام ہوا جد ایرانیان اور کہہ اوسکی اولاد الان شمال کوہ قاف
مین بسی وہانسے کشبا والی ہند مین آئے وہ آریہ کہلائے دوسری اسور اسریہ کردستانی
ہوئی تیسری لاذ ہوا اوسکی نسل سے لودیو ردم اٹلی والی - چوتھی ارم ہوا جسکی
عوض جد دمشقیان دوسری حول واقع فلسطین تیسری غاثر جد ثمود وجد لشن حجاز
و شام مین بسے اور اوسکی نسل حجر عرب مین صالح صاحب ناقہ تھی اونکی قوم حسب حدیث
اہل اسلام ممالک جابلسا یعنے بلنسیہ اسپین مین بسے اور چوتھی ارم ذات العماد تھی
جنہون نے برج عظیم بابل مین بنانا چاہا تھا - پانچوان ارفکشد ہوا اوسکی شلح اوسکے عیبر ہود
ہوئی اور اونکی قوم ممالک بلقان مین بسی اور خود اونکی پلک وقحطان ہوئی وقحطان کی
اولاد اکثر عرب مین بسی جو صحرانشین کرکے ہوئی وہ بدوی دیہات کرکے مشہور ہوے اسمین
کعبہ ہے جو ناف زمین کرکے مشہور ہے اور پلک سے رعو اوسکی سروج اوسکی ناحور اوسکی
تارح اوسکی حضرت ابراہیم اونکی حضرت اسماعیل واسحاق وجہہ اور بیٹے قنطورہ سی ہوے
اور اسماعیل کے بارہ بیٹے ہوئی ایک بنت دوسری قیدار والی مکہ ونوین تیما والی
طیبہ مدینہ واسحاق کے اسرائیل وعیسو واسرائیل کے بارہ بیٹے ہوئی اول دنمین
روبین تہا اوسکی چند بیٹو نمین سی ایک یوایل تہا اوسکے سمعیا اوسکے یاجوج ہوا اوسکی
سمعی اوسکے میکاہ اوسکے ریایاہ اوسکی بیرہ و ابیل وزکریا وغیرہ تھے وحسب فصل ۵
تاریخ ایام اول و ۱۵ و ۱۶ اسلاطین اول کے نشتہ قبل مسیحی مین بڑی زور آور کہ

شرق فرات تک مسلط تھی پس سنہ مذکور مین تلگت تلناصر دیول اسریہ کے بادشاہون نے
انپر فتح پائی اور یاجوج کی اولاد و منسیہ بن یوسف کی اولاد کو اور نیز گاد بن یعقوب
کی اولاد کو ممالک قدیمی ماجوج مین بسایا یعنے شرقی حصہ نہر یورال کے پاس گاد بن یعقوب
اور منسی کی اولاد ممالک افغانستان قبط مین آئی اور گدی و یوسف زئی انسی مین
اور ماجوج کی اولاد ۵۰۰ قبل مسیحی زمانہ حزقیل نبی مین رشیا و توبل و تمسک کی جو
سیبریا ای روس مین ہے مسلط ہو گئے پس بقول وہب منبہ ذوالقرنین ۳۳۶ قبل مسیحی مین
ارض روم کا تھا اوسنے مطابق تفسیر بیضاوی کے مابین آرمینہ و آذربیجان سد
اونکی روک کے لئے بنائی جو بارہ ذکر کے مشہور ہین اور بقول بعض شمال
بلغاریہ مین بلونہ کے پاس جہان کاسک ہین اور بقول ابن عباس و قتادہ وہب
ابن منبہ کے جبکہ توبل کے پاس آیا اوسنے کوہ یورال کے ٹکڑیون کے بیچ مین
تیس میل کی سد بنائی اور خلیفہ واثق باللہ نے مطابق خاتمہ روضۃ الصفا کے
جو کتاب مسالک الممالک سے نقل کرتا ہے وکیل سلام نامی اسطرقان کو بھیجا تھا وہ تخمینا
قریب دو ماہ کی راہ کے وہ سد دریافت کی اوس سے وہی مقام دریافت ہوا جہان
عبداللہ بن عباس وغیرہ کا ارشاد بابت سد کے کوہ یورال مین ہے - بعد دریافت
اسقدر تاریخ وجغرافیہ کے بھلے یہود کی مسلمہ کتاب سے دریافت کرنا چاہیے کہ یاجوج
ماجوج کی نسبت اونکی کتاب مین کیا لکھا ہے اور وہ کون ہین اور وہ اہل حق مین
سے یا اہل بطلان مین سے پس واضح ہوا کہ ماجوج حسب فصل دہم تکوین و یکم تاریخ ایام
اول کی بن یافث ہی اور حسب فصل ۳۸ حزقیل نبی کے نہر یورال کی شرق مین وہ
پہلے بستا تھا اور یاجوج وہ حسب فصل پنجم تاریخ ایام اول و فصل ۱۵ و ۱۶ سلاطین اول کے
بن یوائیل بن روبن بن یعقوب ہے اور اوسکی اولاد حسب فصول مذکورہ کی ممالک ماجوج بن یافث
مین بسائی گئی یعنے شرقی حصہ یورال ندی پر اور پھر حسب فصل ۳۸ حزقیل کے زمانہ

حزقیل نبی مین رشیا و سیبیریا کے اوپر مسلط ہوگئی تھی اونکی نسبت فصل مذکور مین
لکھا ہے کہ فارس و جرمن والے اونکی ساتھہ ہونگی وہ دونون اونکی معین بالفعل
ہین اور اونکا تسلط اس آخر زمانہ مین کوش کی اولاد پر جو جیحون کی متصل بستی تھی ظاہر
حسب وعدہ فصل ۳۸ حزقیل اور نیز اونکا تسلط حسب فصل مذکور گومر کی اولاد پر
یعنے مرو و ہرات پر ہونا متوقع اور نیز اونکی ساتھہ ہی قبط کی اولاد یعنے کابل والی
اگرچہ ظاہر نہین ہوئی مگر متوقع حسب فصل ۳۸ مذکورہ اور نیز والی روس کا قصد حسب
فصل مذکورہ سبا سند ددون ہند انباے عمابن کوش ہر علی ہذا ترسیس بن
یونان پر جسمین جاپان وجادہ ہی اونیز یاجوج والی روس کا قصد ظاہر ہے گو پورا نہیں
یہ دوسری بات ہی کہ سرکار انگریزی جو سوداگران ہندکر کے ممالک انکا نذ سکے ہین
اونکو پراگندہ کری پر کہنا اونکا کہ اے روس والی تو لوٹنی آیا ہے یا تولی غول اس لیے
جمع کیا ہی کہ مال و مواشی چھین لی ضرور ہو رہا ہے اور نیز دیہات عرب و ناف
زمین مکہ کا ارادہ اونکا غیر مخفیے گو پورا نہوا اور بربادی اونکی مع ماجوج و اہل
امریکہ جزائر با امن کی بنی اسرائیل کی بادشاہت کی وقتہ جبکہ بار دگر آنلے مسیح ہین گی
امید کی گئی حسب فصل ۳۸ حزقیل کے ہی یہہ مطابق کتب یہود کے ہی اور نصاریٰ
کی کتابونکی خاص ہو افق وگرچہ کتب سابقہ مجموعہ عہد عتیق کو بھی تسلیم کرتے ہین
وہ یہہ ہی کہ فصل بستم مکاشفات مین یاجوج ماجوج کا زور اطراف ممالک معتقدین خداوند
چار یار پر بعد ہزار سال کے لکھا ہے اور ہزار سال بعد خداوند چار یار کی اہل
اسلام کے ممالک کے اطراف یاجوج والی رشیا کا زور مشاہد کہ شہر سمرسی پری
کوہ قاف کی شمال مین منزلونتک اہل اسلام کی عملداری تھی اور تین سو سال سے
بعد ہزار سال اہل اسلام کی والی رشیا کا زور ہوتے ہوتے تا مرو پہونچا اور
ہند کی مملکت مین جسمین اہل اسلام کی عملداری تھی تین سو سال زمانہ اکبر سے تیرہ کال

وانگریز کار ورہونا شروع ہوا پس ماجوج وہی انگریز و پرتگال پس یاجوج ماجوج موعود
تہی والی رشیا وانگریز حسب تصریح کتب یہود و نصاری مقرر - رہی اہل اسلام
اونکی بابت بیضاوی مین سد کا مقام مابین آرمنیہ و آذربیجان بنظر بارہ دربند کیقباد
کی لکہی و بعض نے شمال کوہ قاف مین بعض دربند و سکندریول کو کہا اور بعض نے
شمال بخارا کہا و بعض نے بلغار کی شمال مین لکہا و ابن عباس سا مفسر جسکو جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ الصلوۃ والسلام کی دعا و بنی توبل تمسک کی پاس یعنے کوہ یورال مین علی ہذا تابعی
وہب بن منبہ کا قول معالم مین توبل کے پاس علی ہذا التحقیقات واثق بالله سی منزلین
اُس مقام تک کے برابر مطابق علی ہذا طبری کے زمانہ فاروق رضی اللہ عنہ مین اون
ملکون مین جو کوہ قاف کے پرے گئے ہین یاجوج ماجوج کا وجود ظاہر اور سورۂ کہف مین
جو کچہ ہی اوس سد کے ٹوٹنے کی خبر تہی جو بنظر اونکی حصّتی ہونیکی اونکی توڑنیکی نسبت بعض
آثار مین چاٹنا لکہا ہے کہ بنظر محکمی و بلند ہونیکی وہ ٹوٹنے تہی مگر آخر زمانہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
مین جیسے بخاری و مسلم و ترمذی و ابن ماجہ وغیرہ مین ام المؤمنین حضرت زینب سے جو
آخر وقت مین ام المؤمنین ہوئین وہ سد ٹوٹ گئی اور حدیث صحیح مین قیامت کا وجود
بعد ہزار سال اہل اسلام کے موجود اوسکی معنے دریافت نتہی باب کبستم مکاشفات سی ظاہر
ہوئی کہ ہزار سال بعد خداوند چار یار کی قیامت اولی ہو گی کہ یاجوج ماجوج مین شوکت
پیدا ہوگی وہی حدیث ام المؤمنین مین جو بخاری نے روایت کے سبابہ و ابہام کے
ملانیسے اشارہ اگر دست چپ سے فرمایا ورنہ مطابق روایت ابن ماجہ کے دس سے اشارہ
دس سو کی طرف پس اب ہر اون مفسرونکا قول جو سد کی مقدمہ کی نسبت لکہین کہ اس عرصہ
کے بعد کھولی جاویگی اور تیسرا خروج بعد تشریف آوری بار دگر مسیح مین ہونا مالک
بیت مقدس پر وہ آثار سے عنقریب عرصہ ۲۳ سال مین متوقع اور خروج ثانی
موعود اوسکی دلیل جس وقت مین وہ اونکی ساتہی سب برباد ہون پس باتفاق

یہود و نصاری و کتب اسلامیہ کی دونون قومون مذکورہ کا یاجوج ماجوج موعود
ہونا ظاہر اور سکی نزدیک اہل بطلان ہی گو وہ اہل اسلام جو تاریخ و جغرافیہ سے
واقف نہین جو چاہین سو کہین پر کتابین اونکی اس بات پر گواہ جو مذکور ہوا
اور جیسے یہودی اپنی کتابونکو غور نکرکے بگڑگئے اور نصاری کا بھی وہی حال الہ وائفیت
سے ہوا حسب آیتہ لترکبن طبقا عن طبق کی نادانی سے اہل اسلام کی ناواقفونکا
وہی حال ہی اور سوال سائل کا اونسی نہین وہ اپنے جغرافیہ سے محض ناآشنا کہ رات
دن مثل شرح چغمینی پڑہا دین حتے کہ مفرح القلوب ارزانی مرحوم کو اونکی اطفال
پڑہین اور اقلیم پنجم و ششم وغیرہ مین اونکو لکھا ہے پر وہ نہ سمجھین اور تشبیہات کو و عالم
مثال کو حقیقت پر محمول کر نیسے یہ آفات اونپر آئین اور قتادہ فرمانا کہ بائیس قبائل یاجوج
ماجوج سے ایک سریہ ترک ہی اور ترکونکو ترک اس وجہ سی کہتے ہین کہ تمام قبائل یاجوج
ماجوج سے اونکو ترک کیا ہے اسکی دلیل موجود خود اہل اسلام کی تفاسیر مین ہی بنی
قنطورہ کی اولاد جو متعہ حضرت ابراہیم سے سلجوقیہ و چنگیز خانی و عثمانی ہین وہ حسب حدیث
ستتنے اور ترکونکی حد شرقی سمندر جاپان وغیرہ ہے اور جنوبی کوہ ہمالہ وغیرہ اور
غربی دریای اخضر و فارس اور شمالی و غربی مملکت والی روس اور وہب بن منبہ
کے حدود جیسے معالم التنزیل سے سائل نے بیان کین وہ سب صحیح کہ عرب مین ارض
روم مکان ذوالقرنین کورش سے کا سک اور شرق مین مسک جو حد سیبیریا روس
ہے اور اوسکی نسل سے تسین اہل چین ہین اور عرض مین ہویلہ و توبل سراسر
مطابق اور ترکونکا مقطع اور یاجوج ماجوج کا شرق کوہ یرال و بس و بعض جہلہ
اس قول وہب سے یہ سمجھی کہ مقطع ترک جہان شرق ترک ہے سد بنائی اور نہ سمجھے
کہ سیر ذوالقرنین کی اولا حد شرقی مسک ہے اور پہر شمالی توبل اور پہر ممالک یاجوج
ماجوج اوسکی متصل اور کوہ یرال تک سلام نامی و کیل واثق باللہ خلیفہ عباسی گئے

سنہ لیتن شہر اسطرقان سے پورب کیطرف سراسر مطابق اور اولاد نوبل اہل ہند واولاد
مشک اہل چین و اولاد تیرس قدیمی ترک حسب حدیث ابن عباس کے جیسے اوایل
تاریخ طبری مین ہے اون مین شامل البتہ ترک بنی قنطوراء ابراہیم کی نسل سے
جنگیز خانی وسلجوقیہ وعثمانیہ اسنے مستثنٰی جو یاجان الاسے ہین باقی ہین واہل
یاجوج ماجوج کے یہ مشہور اہاجوج والی روس ۲ سویڈن ۳ ناروے ۴ ڈنمارک
۵ اسکاٹلنڈ ۶ انگلنڈ ۷ ویلز ۸ آیرلنڈ ۹ پولنڈ ۱۰ استنبرلنڈ ۱۱ پروسیا شمال
جرمن ۱۲ بلجیم ۱۳ ہالنڈ ۱۴ شمال فرانس نارمنڈی ۱۵ ایسلنڈ ۱۶ نور ۱۷ اکاسک ۱۸
لیپلنڈ ۱۹ آسٹریا ۲۰ پرتگال ۲۱ فنلنڈ ۲۲ ترک سواے اولاد عیفا بن مدین اور
جنکا مقام بر کتب اسلامیہ مین لکھی ہے اوسکے شمال مین روس کا والی وہم
جیسے ہمنے بیان کیا ہے گو معنی حقیقی سے وہ آثار جو سائل نے بیان کیے درست
نہین ہوسکتے لیکن حسب قاعدہ مقررہ مجاز کے معنی مجازی وتشبیہی پر مطابق کتب سابقہ کے
محمول کیے جاوینگے پس باتفاق یہود ونصارے واہل اسلام کے یاجوج ماجوج وہی اہل حق
نہین اور حسب تسلیم توریت وانجیل وکتب جغرافیہ وتفسیر کے بھی وہ روس کا والی وفرنگستان
جنہون نے شوکت ہزار سال بعد اہل اسلام کے ممالک پر پائے پس اسلام کی حقیقت
بقول مصرعہ مومن کے جگر ہمین بھی ہاں اوکی ذاکی آس ضعف حالیمین کی الہم من آرا
والحمد للہ علے ذالک آب اون احادیث کیطرف متوجہ ہوتے ہین جنکو سائل نہین سمجھا
ظاہر ہے کہ کتب مقدسہ مین تشبیہات بکثرت ہین علی الخصوص استعارہ وکنایہ مثلاً کتب
منزلہ موسے مین جابجا ہے کہ خدا تمکو اوس زمین پر لیجائیگا جہان دودھ وشہد کی
ندیان جاری ہین یعنے ممالک بیت المقدس مین حالانکہ ایک چشمہ وکوئی وہان
دودھ یا شہد کا نہین البتہ آباد وسرسبز ملک بہت کچھ ہے اوسکو بطور استعارہ
ایسے بیان کیا جو گذر گیا علے ہذا عالم مثال ہے بہت کچھ گفتگو مثلاً قرآن شریف مین

بطور تشبیہ کے فرماتا ہے کہ دریا مین جہاز مثل پہاڑونکے جاری ہین حالانکہ ایک پہاڑ کے
برابر بھی جہاز نہین ہوتا اور بطور محاورہ کے ہر شخص ایک مقام کو مغرب شمس مقرر کرتا ہے
حالانکہ سورج کسی مقام پر زمین کے غائب نہین ہوتا وہی سیر ذوالقرنین کی نسبت قرآن
شریف مین ہے جسکا حاصل یہ ہے کہ وہ ارض روم اپنے ممالک مبدیہ سے غرب مین گیا
یعنے ممالک کاسک مین ڈنیوب کے پاس گیا جہانکے دلدل مشہور ہے وہان دور تک
کیچڑ ہے اوس مین سورج غروب ہوتا ہوا باعتبار محاورے کے دیکھا اور طویل القامت
آدمی کو درخت کہجور کے مثل کہتے ہین وہی جنوبی اہل رشیا طویل القامت کو درخت اوری
مثل حدیث مین فرمایا نہ اوسکے برابر جو مفسرین نے کرلیا ہے جسکا ادنے شتر گز کا ہوتا ہے
اور شمالی بونون روس کو بالشتیہ آثار مین وارد و کاسک قوم قوی عریض کی نسبت عرض
اونکا مثل طول کے اور مراد عرض سے اوسکے چارونطرف سے موٹائی ہے جو خرنوب زیلو
پسند رکھتے ہین اور کان حواس مین عمدہ ہوتا ہے اور ظاہر حواس اونکے امور دنیاوی مین
ایسے مشغول کہ کسی دوسرے کی نہین اور باطنی حواس خداشناسی کی مفقود نظر برآن ظاہری
حواس اونکے بطور استعارہ کے مثل لحاف استعمال مین اور باطنی دبی ہوئی ذلیل مثل
فرش کے اور اذن خیر کرکے جیسے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کو قرآن مجید مین فرمایا ویسے
وہ دونون برعکس اذن شر کرکے ہوئے اور چونکہ اونکے تین وقت خروج کے ہین دو واقع
ہو چکے تیسرا بیت المقدس پر باقی ہے وہ موقوف مسیح علیہ السلام کے بار دیگر آنے پر ہے
اور مسیح علیہ السلام کا بار دیگر آنا موقوف ہے دجال کے آنے پر اور دجال کا آنا موقوف
ہے اوسکی سواری یعنی تمام ریل کی تیاری پر جو فارس سے تا دمشق تیار ہو جاوے جسمین
آگ پانی ہی ہے اور ایک دن مین ایک ماہ کی راہ جاتی ہے جیسے کل یہ حدیث مین ہے
اور وہ قبل مہدی علیہ السلام سے بنی اصفر تا ممالک دابق یا اعماق جو پندرہ منزل مدینہ (۳) (۶۸) (۶)
منورہ سے ہے آنکر بنا ینگے اور بنی اصفر دراصل عبارت ہے اون اہل یورپ

نصاری سے جو سوائے یاجوج ماجوج کے ہین لیکن اہل اسلام سوائے یاجوج رہنے والے
زمین ماجوج والی رشیا و توبل و مسک کے جہان روسیونکی سلطنت ہوئے ہمارے
اہل یورپ کو بنی اصفر کہتے ہین اور باب بستم مکاشفات مین یاجوج ماجوج اہل یورپ کی وہ
دو قومین ہین جنہون نے بعد ہزار سال اہل اسلام کے ممالک اہل اسلام پر تسلط کرنا شروع کیا ہے
پس یاجوج وہ والی رشیا ظاہر ہے اور اوسکی رعیت ماجوج پس اہل جزائر یا من انگلستان
مطابق فصل ۳۹ حزقیل کی جو روس کی تباہی مین شریک ہونگے ہمراہان یاجوج اور حسب باب بستم
مکاشفات کی جن اہل یورپ نے اہل اسلام کے ممالک پر خروج کیا وہ ماجوج اور جیسے
یاجوج ماجوج کثرت مثل ریگ صحرا باب بستم مذکور مین لکھی ہے اور توریت تکوین مین اولاد
اسماعیل کی کثرت مثل ریگ صحرا لکھی ہے ویسے ہی بطور استعارہ کے حدیث مین ہے
کہ نہین مرتا ایک اونکا جبتک ہزار ہزار کو اپنے پشت سے نہ دیکھ لے اور بے شبہہ ایک
وقت مین چار چار لاکھ مقاتل اون مین تھے اور دوسرے وقت مین دس حصہ دنیا مین سے
آٹھ حصہ اپنی پیرو رکھتے ہین جن مین چین والی اولاد مسک و توبل والی اہل تبت و ترس
والی ترک اہل سیبیریا داخل ہین اور آخر وقت مین ایکہزار مین سے دو کم ہزار ہونگے یہ امر
قریب الوقوع دریافت ہوتا ہے جبکہ اہل اسلام کو حسب حدیث کے ایک ایک ماہ تک خوراک
سوائے کلمہ طیبہ کے نملی گی اور کامل اہل اسلام رہجائینگے جنکا شکم کلمہ طیبہ سے بھریگا

پس وہ حدیث صحیح و حسن و ضعیف رسالۃ الکشف عن مجاورۃ ہذہ الامۃ عن الالف مین
وارد ہے کہ ہزار سال بعد میرے قیامت آویگی وہ حسب باب بستم مکاشفات کے گذرگئے
اور وہ قیامت آثار قیامت کبرے سے ہے کہ دوزخ کھولا گیا اور شیطان قید سے
خلاص ہوا اور اوسنے اون دونون قومون یاجوج ماجوج کو بہکایا کہ مقدسونکے ملکون پر
تسلط کرنے لگے پس فساد اس سے کیا زیادہ ہوگا کہ انجیل مین اونکا زمانہ قیامت کہا گیا ہے
پوشیدہ نہ ہے کہ یہود کے کہنے سے اہل مکہ نے ذوالقرنین و یاجوج ماجوج کے حالات

دریافت کیے جسکا جواب سورہ کہف سے دریافت ہوتا ہے پس اونکے سوال کو مختصر
قرآن مین نقل فرمایا ویسئلونک عن ذی القرنین اور سوال تجہسے کرتے ہین ذوالقرنین کا
قل ساتلوا علیکم منہ ذکرا کہو جلد پڑہونگا تمہارے اوپر اوسکا قصہ انا مکنا لہ فی الارض بیشک
ہمنے اوسکو قدرت دی ارض روم مین کہ بارہ ور بند بنائے واتینٰہ من کل شئی سببا
اور دیا ہمنے اوسکو ہر شئے کا سامان فاتبع سببا پس پیرو ہوا سامان کی کہ ممالک تحت لقبہ
فتحیاب ہوا حتی اذا بلغ مغرب الشمس وجدہا تغرب فی عین حمئۃ یہانتک کہ جب
پہونچا مغرب آفتاب ارض روم پر پایا اوسکو بطور محاورہ کے ڈوبتا ہوا خاک سیاہ
یعنے ڈہنوب سے کنارہ ووجد عندہا قوما اور پایا پاس اوس کے ایک قوم کا سکہ
چہوٹے ٹہنگنے ہونے کے باعث عرض طول مین مساوی ہین قلنا یا ذا القرنین
اما ان تعذب واما ان تتخذ فیہم حسنا فرمایا ہمنے اے ذوالقرنین یا تو عذاب کر یا کرتو
اون مین نیکی قال اما من ظلم فسوف نعذبہ ثم یرد الی ربہ فیعذبہ عذابا نکرا کہا لیکن وہ جو
ظلم کرے پس جلد عذاب کرینگے ہم اوسکو پہر رد کیا جاویگا اپنے رب کیطرف پس
عذاب دیگا اوسکو بڑا عذاب واما من آمن وعمل صالحا فلہ جزاء الحسنی وسنقول لہ
من امرنا یسرا لیکن وہ جو ایمان لاوے یعنے اہل بلغار اور کام کرے نیک پس واسطے
اونکے نیک جزا ہے اور کہین گے اوسکے لئے اپنے امر سے آسان قول ثم اتبع سببا
پہر پیرو ہوا سامان کے کہ ہولا بن کوتن جنس پر گیا اور پہر بابل پر فتحیاب ہوا اور وہانسے
تا سکن ممالک شرقی مین پہونچا چنانچہ فرماتا ہے حتی اذا بلغ مطلع الشمس وجدہا تطلع
علی قوم لم نجعل لہم من دونہا سترا یہانتک کہ پہونچا مطلع آفتاب مین مسکن پر
کہ پایا سورج کو نکلتا ہوا ایک قوم پر کہ نہین کیا ہمنے اونکے لئے سوائے آفتاب پہاڑ و
منزلون تک پردہ کذلک مثل اہل مغرب کے کیا اونکے ساتہہ جو کیا وقد احطنا
بما لدیہ خبرا اور احاطہ کیا ہمنے اونکے ساتہہ جو اوسکے پاس خبر تہی ثم اتبع سببا

[illegible]

پھر پیرو ہوا سامان کے حتےٰ اذا بلغ بین السدین یہانتک کہ جب ہو پہنچا درمیان
کوہ ارل بر وجد من دونہما قوما لایکادون یفقہون قولا - پایا اونکے پرے شرقی جانب
ایک قوم کو کہ قریب نہی کہ سمجھتے نہی قول ذوالقرنین کو قالوا یا ذاالقرنین ان یاجوج وماجوج
مفسدون فی الارض فہل نجعل لک خرجا علیٰ ان تجعل بیننا وبینہم سدا کہا اے ذوالقرنین
کہ یاجوج ماجوج مفسد ہین ہماری زمین مین بس آیا کرین ہم تیرے لئے خراج اس بات کو کہ
تو کردے ہمارے واونکے درمیان مین بند قال ما مکنی فیہ ربی خیر فاعینونی بقوۃ اجعل بینکم
وبینہم ردما کہا جسمین مجکو قوت دی ہے میرے رب نے بہتر ہے بس مدد کرو میری
قوت سے کہ کرون مین تمہارے درمیان واونکے روک بس اونہون نے قوت مزدوری کی
مدد کی کہ دس میل مین دیوار پتھر ومٹی سے بنادی بر پتھرونکے بجا کے لئے کہا آتونی زبر الحدید
لاؤ میرے پاس لوہی کی پتری حتے اذا ساوی بین الصدفین تاکہ جبکہ برابر ہو وہ سد
پتھ دونے درمیان دو چوٹیونکے قال انفخوا کہا کہ دہونکو حتے اذا جعلہ نارا قال آتونی افرغ
علیہ قطرا تاجبکہ کیا اوسکو سرخ آگ مثال کہا لاؤ لوہا سرخ شدہ کہ [illegible] اوسپر گرند
تاکہ پگھل جاوے اور بامین پتھرون مین بلادیا فما اسطاعوا ان یظہروہ وما استطاعوا لہ
نقبا بس نہ طاقت رکھتی تھی کہ اوسکے اوپر آسکین اور نہ طاقت رکھتے تھے اوسکے نقب کے
قال ہذا رحمۃ من ربی کہا یہ رحمت ہے میرے رب سے فاذا جاء وعد ربی جعلہ
دکا وکان وعد ربی حقا بس جب آوے میرے رب کا وعدہ کردیگا اوسکے ٹکڑے
ٹکڑے اور ہے وعدہ میرے رب کا سچا کہ تا زمان روایت زینب ام المؤمنین وفات نبی
بس سوراخ روایت اوسکو توڑا پھر بھی ہزار سال تک وہ مقید رہی مخفی نرہے کہ یہود نصاریٰ
وہنود فرقہ اہل اسلام کے وبعض اہل سنت وجماعت مثل امام قشیری وامام بلخی کے قائل
ہین کہ آدم کا بہشت اسی زمین پر بنایا گیا تہا اور زمین کی دو حصے ہوگئے ایک میدان جنت
تھی جس مین حسب حدیث صحیح کے چار چشمہ جاری ہین مثل فرات دجلہ جیحون سیحون